کی کسی اور صنف میں نہیں کی، لیکن چونکہ اکثر و بیشتر تنقید نگار وہ ادیب ہیں جنھوں نے مغربی افکار و نظریات کا مطالعہ دلچسپی اور غور سے کیا ہے۔ اس بنا پر اون کی تنقید میں ایک خاص نقطۂ نظر کی ترجمان ہوتی ہیں اور اون میں معروضیت کی کمی کا احساس ہوتا ہے اس طرح کی تنقیدوں کی مثال کم و بیش ایسی ہے جیسے کوئی مشرقی حسن و جمال یا مشرقی موسیقی کا جائزہ مغربی یا مارکسی نظریۂ جمال و موسیقی سے لے" اس کتاب کے لائق مصنف اردو زبان کے استاد ہونے کے ساتھ عربی میں ایم۔ اے بھی ہیں اس لئے انھوں نے مغرب اور مشرق دونوں کے تنقیدی افکار و نظریات سے پورا استفادہ کیا ہے۔ اور اس بنا پر اون کا نقطۂ نظر معروضی ہے، چنانچہ اس کتاب میں انھوں نے اسی نقطۂ نظر یعنی معروضی تنقید کے ارکان و شرائط اور اس کے ضوابط و قواعد کی تشریح کی ہے کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے جن میں ادب کی تعریف، اوس کی تاریخی، لغوی اور اصطلاحی ماہیت ادبی تنقید کا مفہوم اور اس کی تاریخی، لغوی اور اصطلاحی ماہیت پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے بعد شعر کی تعریف، اور اس کی حقیقت، عرب کے مشہور ناقد قدامۃ بن جعفر کے تنقیدی نظریات، اور پھر ارکان نقد پر شگفتہ، دردان زبان میں کلام کیا ہے، اگرچہ اب عربی زبان نے بھی فن تنقید میں بہت ترقی کی ہے۔ اور اوس میں پہلے سے بھی اس فن پر ابن رشیق، ابن قتیبہ اور دوسرے لوگوں کی کتابیں موجود ہیں۔ تاہم اردو زبان کے ادیبوں کو عربی نقد سے متعارف کرنے کے لئے قدامۃ کا ذکر کافی ہوگا اس حیثیت سے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔